۸۔ اپنے دشمنوں کا صفایا

مخالفین کا زور توڑا : شیواجی کے اطراف بارہ ماول علاقے کے ماولے جمع ہوگئے تھے۔ شیواجی مہاراج جو کام کرنے کو کہتے وہ خوشی سے کرتے تھے۔ وہ طے کر چکے تھے کہ سوراج کے لیے جئیں گے اور سوراج ہی کے لیے مریں گے۔ یہ سادہ دل مراٹھا ماولے تھے۔ وہ شیواجی مہاراج پر جان نچھاور کرتے تھے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو دل ہی دل میں شیواجی کے کارناموں سے جلتے تھے۔ ایسے مخالفین کا زور توڑنا شیواجی مہاراج کے لیے بہت ضروری تھا۔

سردار کھنڈوجی اور باجی گھورپڑے عادل شاہ کے ملازم تھے۔ عادل شاہ نے انھیں شیواجی مہاراج کے خلاف اُکسایا۔ کونڈانا کے علاقے میں انھوں نے گڑبڑ مچادی لیکن شیواجی مہاراج نے ان کی ایک نہ چلنے دی اور انھیں وہاں سے بھگا دیا۔

اسی طرح پھلٹن کے بجاجی نائیک نمبالکر، شیواجی مہاراج کے نسبتی بھائی تھے۔ شیواجی مہاراج کو ان کے خلاف بھی لڑائی لڑنا پڑی لیکن آگے چل کر اس گھرانے کے ہر فرد نے شیواجی مہاراج کا ساتھ دیا۔

شیواجی مہاراج کا قریبی رشتہ دار سنبھاجی موہیتے ان کے سُوپا پرگنہ میں تھا۔ اس نے بھی شیواجی مہاراج کے خلاف کارروائیاں شروع کردیں۔ شیواجی مہاراج نے اسے سُوپا کے علاقے میں جاکر گرفتار کیا اور اسے صوبہ کرناٹک روانہ کردیا۔ شیواجی مہاراج رشتے ناطوں سے زیادہ فرض کو اہمیت دیتے تھے۔

جاولی کے چندرراؤ مورے : شیواجی مہاراج کے کارناموں کی عظمت کو تمام ماولوں نے تسلیم کرلیا۔ ان کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ شیواجی مہاراج عام لوگوں کے راجا بن گئے لیکن ان کی مقبولیت اور شہرت کچھ لوگوں کو کھٹکنے لگی۔ ان میں جاولی کے جاگیردار مورے بھی تھے۔ ان کی جاگیر رائے گڑھ سے کوئنا وادی تک تھی۔ وہ بیجاپور کے عادل شاہ کے جاگیردار تھے۔ عادل شاہ نے انھیں 'چندرراؤ' کا خطاب عطا کیا تھا۔ جاولی کے جنگلات بے حد گھنے تھے۔ دن کے وقت بھی وہاں سورج کی روشنی نظر نہیں آتی تھی۔ جنگل میں شیر، بھیڑیے اور ریچھ گھومتے تھے۔ مورے لوگوں کی جاولی گویا شیروں کی کچھار تھی۔ اس لیے مورے لوگوں سے کوئی ٹکراتا نہیں تھا، لیکن بہادر شیواجی مہاراج نے انھیں زیر کرنے کی ہمّت کی۔

اس کا سبب یہ تھا کہ ۱۶۴۵ء میں دولت راؤ مورے انتقال کرگیا۔ اس کے وارثوں میں جھگڑے شروع ہوگئے۔ شیواجی مہاراج نے یشونت راؤ مورے کی مدد کی۔ ان کی بدولت یشونت راؤ مورے جاولی جاگیر کی گدّی پر چندرراؤ کی حیثیت سے بیٹھا۔ اس وقت اس نے شیواجی مہاراج کو سالانہ خراج دینے اور ان کے کام میں مدد دینے کا وعدہ کیا، لیکن گدّی پر بیٹھتے ہی وہ سارے وعدے بھول گیا۔ اسے شیواجی اور اپنے وعدوں کی پروا نہ رہی۔ وہ سوراج کے علاقوں پر حملے کرکے عوام کو ستانے لگا اور انھیں ڈرانے دھمکانے لگا۔ شیواجی مہاراج نے سوچا کہ اگر اس وقت مورے کا بندوبست نہیں کیا گیا تو آگے چل کر وہ سوراج کے لیے تکلیف دہ ثابت ہوگا۔

'بغاوت کروگے تو مارے جاؤگے' : شیواجی مہاراج نے یشونت راؤ مورے کو پہلے سخت الفاظ میں خط لکھا، ''تم اپنے آپ کو راجا کہلواتے ہو، راجا تو ہم ہیں۔ ہم کو شری شمبھو کی

عنایت سے راج ملا ہے۔ تم اپنے آپ کو راجا کہلانا بند کرو۔''

یشونت راؤ مورے نے گستاخانہ انداز میں جواب دیا، ''تم کل ہی راجا بنے ہو۔ تمھیں راج کس نے دیا ہے؟ جاولی آؤ گے تو منہ کی کھاؤ گے۔ ہمیں بھگوان کی مہربانی سے عادل شاہ نے یہ خطاب چھترشاہی اور تخت عنایت کیا ہے۔ اس میں دخل اندازی کروگے تو نقصان اُٹھاؤ گے۔''

شیواجی مہاراج نے سخت جواب دیا، ''جاولی چھوڑ کر خود کو راجا نہ کہتے ہوئے، چھترشاہی ہٹا کر، رومال سے بندھے ہاتھوں کے ساتھ ہماری خدمت میں حاضر ہوجاؤ اور ہماری ملازمت اختیار کرلو۔ اگر بغاوت کروگے تو مارے جاؤ گے۔''

جاولی کے چاروں طرف گھنے جنگلات تھے۔ رائری کا قلعہ ناقابلِ تسخیر تھا۔ یشونت راؤ مورے کے پاس فوج بھی کافی تھی۔ جاولی کو فتح کرنا آسان نہ تھا۔ پوری تیاری کے ساتھ شیواجی مہاراج نے جاولی پر حملہ کردیا۔ تقریباً ایک مہینے تک یشونت راؤ نے مقابلہ کیا۔ اس کے بہت سے فوجی مارے گئے۔ آخرکار وہ اپنے بچّوں کو لے کر رائری کے قلعے میں بھاگ گیا۔ شیواجی مہاراج نے جاولی پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد قلعہ رائری کی طرف کوچ کیا۔ انھوں نے رائری قلعے کا زبردست محاصرہ کیا۔ یشونت راؤ تین مہینوں تک ہمّت کے ساتھ لڑتا رہا۔ آخرکار اسے پیچھے ہٹنا پڑا۔

قلعہ رائے گڑھ : جاولی کی فتح بے حد اہم تھی۔ اس فتح کی وجہ سے شیواجی مہاراج کا سوراج پہلے کی بہ نسبت دُگنا ہوگیا۔ یشونت راؤ کی فوج بھی ان سے آ ملی تھی۔ رائری کا عظیم الشان قلعہ سوراج میں آ گیا تھا۔ قلعے کو دیکھ کر شیواجی مہاراج کو بڑی خوشی ہوئی۔ انھوں نے اس قلعے کا نام 'رائے گڑھ' رکھا۔ اس کے بعد انھوں نے اس کے قریب ہی بھورپیا پہاڑ پر ایک قلعہ تعمیر کروایا جس کا نام 'پرتاپ گڑھ' رکھا۔

قلعہ رائے گڑھ

مشق

۱۔ غلط جوڑی کو پہچانیے :

(الف) پھلٹن - نمبالکر

(ب) جاولی - مورے

(ج) سئوپا - جادھو

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) عادل شاہ نے جاولی کے مورے کو کون سا خطاب دیا تھا؟

(ب) جاولی کی فتح کی بہت اہمیت کیوں تھی؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) کسی میں جاولی کے مورے کی مخالفت کی ہمت کیوں نہیں تھی؟

(ب) شیواجی مہاراج نے یشونت راؤ مورے کو کیا خط لکھا؟

عملی کام :

(الف) رائے گڑھ کی تصویریں جمع کیجیے۔

(ب) دیوالی کی تعطیلات میں اپنے دوستوں کی مدد سے رائے گڑھ کا ماڈل تیار کیجیے۔

57C86B